



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب۔ اسلام علیکم۔

میرے دو سوال ہیں مہربانی کر کے آپ ان کے تسلی بخش جواب اپنے قیمتی اخبار میں درج فرما کر شکریہ کا موقع دیں اور مقررہ ہونے کی صورت میں۔ میں اپنے نام سے مطلع کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ سوال مندرجہ ذیل ہیں۔

سوال 1۔ قرآن مجید میں اللہ فرماتا ہے۔ آیت

لَتَنذِرْ قَوْمًا أَنَا نَذَرْنَاهُمْ مِن قَبْلِكَ

”کہ اے رسول ہم نے کتاب دے کر تجھے اس لئے بھیجا ہے کہ تو اس قوم کو ڈرائے جن کی طرف تجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں آیا۔“

اور دوسری جگہ فرماتا ہے آیت۔ وَإِن مِّنْ أَقْبِيَةٍ إِلَّا غَلَا فِيهَا نَذِيرٌ

ہر ایک امت میں نبی ہوا“ اور فرماتا ہے آیت

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا۔ ”کہ ہر امت میں ہم نے رسول بھیجا ہے۔“ دونوں ارشادات فرمائی کو ملانے سے یہ نتیجہ کہ آنحضرت ﷺ نبی نہیں ہیں کیوں کہ جب آپ کو ان لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا جن کی طرف کوئی نبی آپ سے پہلے نہیں آیا اور دوسری آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی کوئی امت ہی نہیں جن کی طرف رسول اللہ ﷺ سے پہلے کوئی نبی نہ آیا ہو تو لازمی نتیجہ یہی نکلا کہ آپ نبی نہیں کیوں کہ اذافات الشرط فاعل الشرط جس سے آپ کی نبوت کی عمومیت ہی باطل نہیں ہوتی بلکہ نفی نبوت کا ہی کوئی ٹھکانہ نہیں رہا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

جواب نمبر 1۔ قوم مجموعہ افراد کا نام ہوتا ہے ابتدا اس وقت سے ہوتی ہے۔ جب وہ قوم فتنی سے درمیان بھی ہوتا ہے جس طرح اس کی ابتدا ہوتی ہے اور انتہاء اس کی اختتام پر ہوتی ہے۔ عربی قوم کی ابتدا اور وسط بھی تھا پہلی آیت میں جس حالت کا ذکر ہے وہ وسط کی حالت ہے اور دوسری میں ابتدائی حالت کا جو حضرت اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ تھا پس دونوں آیتوں کا مطلب یہ ہے کہ عرب کی قوم کو ابتدا میں خدا کی طرف سے سمجھا یا گیا وسط میں سکوت رہا یہاں تک کہ آنحضرت محمد ﷺ تشریف لائے۔

میرا جواب صرف میرے دماغ کا نتیجہ نہیں بلکہ خود قرآن مجید کی ایک تیسری آیت اس کی طرف راہ نمائی کر رہی ہے جو یہ ہے آیت

(أَفَلَمْ يَذْكُرُوا الْقُرْآنَ أَنَّمِ لَهُمْ آيَاتٌ أَنبَأَهُمُ الْأَوَّلِينَ)۔ (پ 18 ع 4)

یعنی یہ کیا عرب لوگ قرآن کی تعلیم پر غور نہیں کرتے کیا ان کو ایسی تعلیم آئی ہے جو ان کے باپ دادا کو نہیں آئی تھی“ یہ آیت میرے جواب کی اس طرح راہ نمائی کرتی ہے کہ بصورت استفہام تقریری بتا رہی ہے کہ یہ تعلیم وہی ہے جو ان کے پہلے بزرگوں کو آچکی ہے۔

إِن يَذَّكَّرُوا فَالْتَمَسْنَا لَهُمُ الْآيَاتِ الْآخِرَةَ ۚ وَالْأُولَىٰ ۚ وَنُفِخُ فِي سُرُورٍ ۚ إِنَّ بَدَأْنَاهُم مِّن قَبْلُ ۚ وَآخِرُ أَوَّلَهُمْ ۚ وَنُفِخُ فِي سُرُورٍ ۚ إِنَّ بَدَأْنَاهُم مِّن قَبْلُ ۚ وَآخِرُ أَوَّلَهُمْ ۚ وَنُفِخُ فِي سُرُورٍ ۚ

دوسرا سوال 2۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقُرْآنُ لَعَلَّكُمْ تُذَكَّرُونَ ۚ وَنُفِخُ فِي سُرُورٍ ۚ إِنَّ بَدَأْنَاهُم مِّن قَبْلُ ۚ وَآخِرُ أَوَّلَهُمْ ۚ وَنُفِخُ فِي سُرُورٍ ۚ

کہ رسول اللہ ﷺ کو کتاب دے کر بھیجنے کی غرض یہ ہے کہ وہ لوگوں کو ظلمت سے بے نکال کر نور کی طرف لاویں“ اور دوسری جگہ فرماتا ہے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا

رسول اللہ ﷺ ہی تمام لوگوں کے لئے رسول ہیں“ تو دونوں آیات کے ملانے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بھیجنے کی غرض یہ تھی کہ وہ تمام لوگوں کو کفر کی ظلمت سے نکال کر اسلام کی روشنی میں لائیں مگر ظاہر

ہے کہ دنیا کا فر لوگوں جو اسلام سے منکر ہیں بھری پڑی ہے اگر اناس سے مراد اہل کربلا عیسیٰ جانیں تو آپ کی بعثت کی عمومیت باطل ہو جاتی ہے اور علاوہ ازیں یہ ثابت شدہ امر ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات پر عرب کا بھی اکثر حصہ کفر کی ظلمت میں پڑا ہوا ہے۔

(جس سے ان کی وفات قبل از وقت ہوتی ہے اور جس غرض کے لئے آپ بھیجے گئے تھے ثابت ہوتا ہے کہ پوری نہیں ہوئی۔) یکے از کوہاٹ

جواب۔ رسالت والی آیت میں ناس سے مراد کل ناس سب لوگ ہیں جس کو کیوں کہ جمیعاً ہے۔ اسکی تاکید کی گئی ہے اور تخریج اناس میں فی الجملہ مراد وہیں جس کو منطقی اصطلاح میں قضیہ کہتے ہیں اس کی مثال یہ آیت ہے

إِنَّ الْإِنْسَانَ لَقَلْبًا كَفَّارًا

پس جتنے لوگ بھی ہدایت یاب ہوئے یا ہوتے ہیں اس آیت کی صداقت کو کافی ہیں ساری دنیا کی ہدایت پر یہ آیت موقوف نہیں۔ کیونکہ قضیہ مہملہ کا صدق کلیہ کی طرح سب افراد پر نہیں ہوتا۔ میری اس تفسیر کا مانند ایک تیسری آیت ہے۔

وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ۝ ١١٨ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ

جو یہ ہے لوگ ہمیشہ مختلف رہیں گے مگر جس پر خدا رحم کرے گا۔ ” یہ آیت فطرت انسانوں کے اخلافت کا پتہ دیتی ہے اس لئے ساری دنیا کے لوگوں کے ہدایت یاب ہونے پر اس آیت التخریج الناس کا صدق موقوف نہیں۔ ”

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری](#)

جلد 2 ص 635

محدث فتویٰ

